سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

جمعتہ المبارک، 26-اپریل 2024

(یوم الجمعہ، 17-شوال 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس

جلد 8: شمارہ 5

311

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعتہ المبارک، 26-اپریل 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آور نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

(a) LAYING OF REPORTS

A MINISTER to lay the following Reports:

1. Special Audit Report on the Accounts of Payment to Ghost Employees in District Education Authority, Sargodha for Financial year 2016-17 to 2018-19, for the Audit Year 2019-20.
2. Special Audit Report on the Accounts of Deputy District Education Officer (M-EE) Tehsil Raiwind, District Lahore, Financial Period 2015-19, for the Audit Year 2020-21.
3. Audit Report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations Punjab, for the Audit Year 2019-20.

312

4. Audit Report on the Accounts of Expenditure of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22 (Volume I & II).
5. Audit Report on the Accounts of Revenue Receipt of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22.
6. Audit Report on the Accounts of Provincial Zakat Fund Provincial Level Health Institutions and District Zakat Committees Punjab for the Audit Year 2021-22.
7. Appropriation Accounts of Government of the Punjab Forest Department for the Year 2020-21.
8. Performance Audit Report on Construction of Kahna kacha Flyover Lahore, Lahore Development Authority, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18.
9. Performance Audit Report on the Role of Various Directorates of LDA on Encroachments and their Removal in Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18.
10. Project Audit Report on Construction of Signal Free Corridors Jail Road & Main Boulevard Gulberg Project Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2018-19.

(b) GENERAL DISCUSSION

PRE-BUDGET DISCUSSION

313

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 26-اپریل 2024

(یوم الجمعہ، 17-شوال 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (27) ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً (28)
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ (29) وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (30)

سورة الفجر (آیات نمبر 27 تا 30)

اے اطمینان پانے والی روح (27) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (28) تو میرے ممتاز بندوں میں شامل ہو جا (29) اور میری بہشت میں داخل ہو جا (30)

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب نعمان علی غوری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تھی جس کے مقدر میں گدائی تیرے در کی
قدرت نے اسے راہ دکھائی تیرے در کی
رویا ہوں میں اس شخص کے قدموں سے لپٹ کر
جس نے بھی کوئی بات سنائی تیرے در کی
میں بھول گیا نقش و نگار رخ دنیا
چلمن جو ذرا میں نے اٹھائی تیرے در کی
آیا ہے نصیر آج تمنا یہی لے کر
پلکوں سے کئے جائے صفائی تیرے در کی

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے، آج کے ایجنڈے پر محکمہ ایگریکلچر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب سید رفعت محمود صاحب کا ہے۔ معزز رکن ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال pend کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب عمران اکرم صاحب کا ہے۔ ان کو تو میں نے ہاؤس کے باہر دیکھا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں معزز ممبر کا سوال on his behalf لینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ on his behalf سوال لے لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ، سوال نمبر 102 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن، عارف والا اور قبولہ کے علاقہ میں فصلات میں وائرس کے تدارک سے متعلقہ تفصیلات

***102: جناب عمران اکرم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔195 پاکپتن میں پہلے خربوزہ کی فصل بہت زیادہ ہوتی تھی عارف والا اور قبولہ کا خربوزہ بہت مشہور تھا لیکن اب اس کی کاشت تقریباً بوجہ وائرس ختم ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کپاس کی فصل بھی وائرس اور مختلف بیماریوں کی وجہ سے ناپید ہوتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے زمینداروں کی زرعی آمدن کم ہو چکی ہے؟

(ج) حکومت نے وائرس اور مختلف بیماریوں کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ):

(الف) محکمہ زراعت کے جاری کردہ حتمی اعداد و شمار کے مطابق خربوزہ کی فصل کا زیرِ کاشت رقبہ

سال	ایکڑ
2019-20	395
2020-21	1174
2021-22	1083
2022-23	1540

خربوزہ کی فصل کا کاشت رقبہ گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ ہوا ہے۔ خربوزہ کی فصل سال 2023-24 کی تفصیل ابھی جاری نہیں ہوئی اس سال کی کاشتہ فصل کا رقبہ دریائے ستلج میں سیلاب کی وجہ سے تھوڑا کم ہونے کا خدشہ ہے۔ اس وقت خربوزہ کی فصل تیار ہونے کے بالکل قریب ہے۔ خربوزہ کی فصل پر کسی بیماری یا کیڑے کا وبائی خدشہ نہ ہے اور مارکیٹ میں بیماری اور کیڑوں کے خلاف اعلیٰ اقسام کی زرعی ادویات وافر مقدار میں موجود ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت کے جاری کردہ حتمی اعداد و شمار کے مطابق کپاس کی فصل کا زیرِ کاشت رقبہ

سال	ایکڑ
2019-20	37000
2020-21	15000
2021-22	8000
2022-23	22000
2023-24	22000

یہ درست ہے کہ کپاس کا رقبہ گزشتہ چند سالوں سے کم ہوا ہے لیکن 2022-23 سے دوبارہ رقبہ بتدریج بڑھ رہا ہے۔ کپاس کا رقبہ کم ہونے کی وجوہات میں ٹھیکے میں حد سے زیادہ اضافہ، موسمیاتی تبدیلی، کپاس کی فصل کا طویل دورانیہ، دیگر منافع بخش اور کم خرچ فصلات، تل، چاول، مکئی وغیرہ کی کاشت ہے۔ کپاس کی کاشت کم ہونے سے

زمینداروں کی آمدن کم نہیں ہوئی۔ کیونکہ کپاس کی جگہ دوسری منافع بخش فصلات کاشت کی جا رہی ہیں۔

(ج) محکمہ زراعت کسانوں کی آگاہی کے لئے ہمہ وقت فیلڈ میں موجود ہے اور باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ جاری ہے۔ بیماریوں، کیڑے مکوڑوں اور وائرس کے خلاف اعلیٰ اقسام کی زرعی ادویات مارکیٹ میں وافر مقدار میں موجود ہیں۔ چونکہ وائرس کے پھیلاؤ کا سبب سفید مکھی ہے۔ محکمہ زراعت کی طرف سے سفید مکھی کی روک تھام کے لئے پیلے پھندوں کے استعمال کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ تاکہ زرعی زہروں کا کم سے کم استعمال کر کے سفید مکھی کا بہتر تدارک کیا جاسکے۔ مزید برآں زرعی تحقیقاتی ادارہ جات کپاس نے وائرس و دیگر بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کا بیج تیار کیا ہے۔ جس میں مزید تحقیق بھی جاری ہے اور یہ بیج سرکاری و پرائیویٹ اداروں اور مارکیٹ میں وافر مقدار میں موجود ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! فصلات میں وائرس اور ان کے تدارک کے بارے میں یہ سوال ہے۔ میں معزز وزیر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک وقت تھا کہ ساہیوال، عارف والا اور پاکپتن میں بہت بڑی تعداد میں کپاس کاشت ہوتی تھی لیکن اس وائرس کی وجہ سے آج وہ فصلیں ناپید ہو گئی ہیں۔ محکمہ زراعت اس وائرس کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے اور زرعی ادویات کے بارے میں کیا معاملات چل رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ With the permission of the Chair معزز رکن کے سوال کے ضمن میں عرض ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ overall ہمارے علاقے ساہیوال اور ساہیوال ڈویژن کے اندر کپاس کی کاشت میں کمی آئی ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان علاقوں کے اندر وائرس سے ہٹ کر Corn ہے، شوگر کین اور خاص طور پر جس طرح sesame کی فصل ہے اس طرح کی فصلیں زیادہ popular ہو گئی ہیں اور کاشتکاروں نے

اس طرح کی فصلوں کو prefer کرنا شروع کر دیا ہے۔ Sesames کے اندر بہت زیادہ ہماری export بھی شروع ہو گئی ہے لیکن Hon'ble Speaker کاٹن کے حوالے سے اس سال ہمارا جو target ہے وہ 40 لاکھ ایکڑ ہے اور 65 لاکھ bales ہیں۔15-اپریل تک ہم نے early sowing والے علاقوں میں 5 لاکھ 60 ہزار ایکڑ رقبے پر کپاس کاشت کروالی ہے جبکہ ہمارا 7 لاکھ ایکڑ کا target ہے۔ یہ early sowing والے علاقے ملتان ڈویژن پر مشتمل ہیں۔ بہاولپور ڈویژن اور باقی جگہوں پر response بہت اچھا آیا ہے۔ کاٹن کے لئے استعمال ہونے والی required fertilization کی آنے والے دنوں میں یعنی جون یا جولائی میں shortage ہو سکتی ہے تو اس خدشے کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب کے محکمہ زراعت نے کھادوں اور زرعی ادویات کے حوالے سے اپنی requirements and recommendations وفاقی حکومت کو بھجوا دی ہیں تاکہ کسی قسم کی fertilization اور pesticides میں ہمیں shortage کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کپاس کی پیداوار کے بارے میں بتایا ہے۔ میں ان کا اس لئے بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ ساہیوال ڈویژن میں واقعی کپاس کی پیداوار میں کمی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف جعلی زرعی ادویات ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ زرعی ادویات کے حوالے سے مارکیٹ میں ایک طوفان بد تمیزی ہے اور بے شمار جعلی زرعی ادویات فروخت ہو رہی ہیں اور ان کی روک تھام کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات نہیں کئے جا رہے۔ میں آپ کی وساطت سے in the larger interest of the public وزیر موصوف سے یہ کہوں گا کہ جعلی زرعی ادویات کی فروخت کو روکا جائے۔ کل بھی زمینداروں اور کسانوں کے حوالے سے ایوان میں بات ہوئی ہے۔ آپ نے کل خود بھی deliberately and patiently زمینداروں اور کسانوں کے لئے بات کی ہے اور معزز ممبران کی باتیں تحمل سے سُنی ہیں۔ اس ہاؤس میں ہم سب کسانوں اور زمینداروں کو represent کرتے ہیں۔ جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے کوئی mechanism بنایا

جائے۔ ہم جب اپوزیشن میں تھے تو اس وقت بھی ہم یہ چیز point out کرتے رہے ہیں لیکن ہماری بات پر کسی نے توجہ نہیں دی۔ اب الحمدللہ ہم خود گورنمنٹ میں ہیں تو میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم کسانوں اور زمینداروں کو جس حد تک relief دے سکتے ہیں وہ تو دیں۔ کسانوں اور زمینداروں کے ساتھ زرعی ادویات کے حوالے سے ہر روز دھوکا ہو رہا ہے۔ زرعی ادویات بہت مہنگی ملتی ہیں اور کچھ کسان اُدھار رقم لے کر زرعی ادویات خریدتے ہیں لیکن جب یہ زرعی ادویات استعمال کی جاتی ہیں تو ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ جعلی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک یہ سوال عمران اکرم صاحب کی ایماء پر take up کروا رہے ہیں۔ اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا یہ بھی درست ہے کہ کپاس کی فصل بھی وائرس اور مختلف بیماریوں کی وجہ سے ناپید ہوتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے زمینداروں کی زرعی آمدن کم ہو چکی ہے؟" منسٹر صاحب! آپ نے اس کے جواب میں یہ بتایا ہے کہ لوگوں کا رجحان دوسری فصلات کی طرف ہو گیا ہے لیکن question remains pertinent جس پر پھر ارشد ملک صاحب ضمنی سوال کر رہے ہیں کہ کون سا وائرس کپاس کی فصل کو damage کرتا ہے، کس طرح سے کپاس کی فصل کو damage کر رہا ہے، آپ اس وائرس کو کیسے کنٹرول کریں گے اور اس کی وجہ سے فصل کا کتنا نقصان ہوتا ہے؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! میں دونوں سوالات کا جواب دوں گا۔ محکمہ زراعت کا وائرس کی وجہ سے کپاس کی triple gene variety پر زیادہ focus ہے تاکہ اس پر وائرس کا کم سے کم attack ہو۔ صوبہ پنجاب میں سال 2023-2022 میں 36 لاکھ ایکڑ رقبے پر کپاس کاشت کی گئی تھی اور اس سے 32 لاکھ bales حاصل ہوئی ہیں۔ اسی طرح سال 2024-2023 میں 41 لاکھ ایکڑ رقبے پر کپاس کاشت کی گئی تھی اور اس سے 60 لاکھ bales کی پیداوار ہوئی ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ساہیوال ریجن کے اندر کپاس کی کاشت اور پیداوار میں کمی آئی ہے لیکن overall صوبہ پنجاب میں کپاس کی پیداوار increase ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! فاضل رکن نے جعلی ادویات کے حوالے سے بات کی ہے تو یہ ہر کاشتکار کے لئے بے حد اہم ہے۔ زرعی ادویات کا expired ہونا اور جعلی زرعی ادویات کسانوں کو فروخت کرنا بہت اہم issue ہے۔ اسی طرح کھادیں بروقت نہیں ملتیں اور exaggerated rates پر فروخت ہوتی ہیں جس کی وجہ سے کسان مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ وزیراعلیٰ صاحبہ کے vision کے مطابق اس حوالے سے zero tolerance ہے۔ اگر معزز رکن چاہیں تو میں ان کے ساتھ ایک detailed data share کر سکتا ہوں کہ پچھلے ڈیڑھ ماہ کے دوران جعلی زرعی ادویات اور مقررہ نرخوں سے زیادہ قیمت پر کھاد فروخت کرنے والوں کے خلاف محکمہ زراعت نے کتنے چھاپے مارے ہیں، کتنی FIRs درج کی ہیں، کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور کتنے جرمانے کئے گئے ہیں۔ ان شاءاللہ بات صرف یہاں تک نہیں رُکے گی۔ ہم اس حوالے سے باقاعدہ ایک legislation لے کر آ رہے ہیں۔ اس legislation کے حوالے سے ایڈووکیٹ جنرل اور دوسری مختلف ٹیموں کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔ ہم Fertilizers Act اور Pesticides Act کے اندر amendments لا رہے ہیں۔ اس قانون سازی کے ذریعے ہماری کوشش ہے کہ بلیک مافیا اور جعلی زرعی ادویات فروخت کرنے والے مافیا کو curtail کیا جائے اور انہیں سخت سے سخت سزا بھی دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، ملک احمد سعید خان!

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی وزیر زراعت نے بتایا ہے کہ وہ pesticides کے حوالے سے کافی کام کر رہے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ pesticides کی بھی دو categories ہیں۔ یہاں جواب کے جز (الف) میں خربوزہ اور کپاس کی فصل کا ذکر کیا گیا ہے۔ کپاس ایک ایسی فصل ہے کہ اس پر کسی بھی قسم کا pesticide use کریں تو اس کے effects انسانی صحت پر نہیں آتے جبکہ فروٹ اور سبزیوں پر جو pesticides use کئے جاتے ہیں ان کے اثرات انسانی صحت پر ہوتے ہیں۔ اصل میں ہوتا یہ ہے کہ جب کسان کسی ڈیلر کے پاس جاتا ہے تو وہ اپنی طرف سے کوئی pesticide recommend کر دیتا ہے اس کا بھی کچھ تدارک کیا جائے۔ ڈیلر حضرات کے کہنے پر high potency کی pesticides استعمال کی جاتی ہیں اور اگلے دن وہی فروٹ یا سبزیاں منڈی میں

فروخت کے لئے آجاتی ہیں تو اس کے اثرات انسانی صحت پر بھی آتے ہیں۔ اس کے تدارک کے لئے محکمہ زراعت کیا کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت ساری ایسی pesticides ہیں جو کہ انسانی صحت کو متاثر کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ pesticides کو استعمال کرنے کا جو طریق کار ہے وہ بھی درست نہیں ہے اور وہ بھی انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ آج بھی ہماری فصلوں میں manually ٹینکیوں کے ساتھ سپرے کیا جاتا ہے۔ اس کا impact سپرے کرنے والے شخص پر ہوتا ہے۔ ان شاءاللہ زرعی package کے اندر ہماری mechanization کی سکیم آرہی ہے۔ اس سکیم کے تحت ہماری کوشش ہے کہ drones کو introduce کیا جائے اور farmers چاہے خود خرید کریں یا rental service پر لے کر سپرے کے لئے drones کو استعمال کریں۔ ہماری مختلف drone manufactures کے ساتھ بات چیت ہو رہی ہے۔ ایسی زرعی ادویات کہ جن سے نقصان ہوتا ہے اور وہ استعمال نہیں ہونی چاہئیں ان کی روک تھام کے لئے بھی ہماری working جاری ہے۔ میں نے جس legislation کا پہلے ذکر کیا ہے وہ ان شاءاللہ ان سب چیزوں کو cover کرے گی۔ اگر معزز رکن چاہیں تو میں ان کے ساتھ بیٹھ کر details share کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ یہ بڑا serious concern ہے۔ کیا اس law میں آپ کوئی certification کا process add کر رہے ہیں؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! بالکل اس قانون میں ہم certification, security, licenses , NOCs and fines کا process شامل کر رہے ہیں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! میرا اسی سلسلے میں ایک دوسرا ضمنی سوال ہے۔ آج کل ایک organic کا trend چل رہا ہے۔ اس طریق کار میں زرعی ادویات استعمال نہیں کی جاتیں۔ اس حوالے سے کچھ پرائیویٹ کمپنیاں فروٹ اور سبزیوں کو اُگانے کے لئے mechanism introduce کروا رہی ہیں اور یہ fertilizers and pesticides کے بغیر ہے۔ میرا particular سوال یہ ہے کہ جو لوگ ابھی تک pesticides use کر رہے ہیں کیا اس کے لئے کوئی پہلے سے قانون موجود ہے اور کیا

اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے؟اس حوالے سے اگر کوئی کارروائی ہو رہی ہے تو منسٹر صاحب اس کی تفصیل مجھے مہیا کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! معزز رکن pesticides کے حوالے سے ہونے والی کارروائی کے بارے میں تفصیل مجھ سے بعد میں لے سکتے ہیں یا پھر یہ اس کے لئے fresh question دے دیں اور میں اس کی تفصیل ہاؤس میں فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر! معزز رکن نے organic trend کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلے میں بہت ساری کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ ہم نے بھی ایوب ریسرچ سنٹر میں چار پانچ پلاٹس on trial basis اس طرح کی کمپنیوں سے لگوائے ہوئے ہیں۔ اس میں گندم اور دوسری crops شامل ہیں لیکن وہ ابھی تک introduce نہیں ہوئیں۔ مارکیٹ کے اندر farmer کا confidence fertilizers and pesticides پر ہے اور کسان تھوڑا سا اس حوالے سے particular ہے کہ کہیں yield loss نہ ہو جائے تو اس پر تھوڑا سا وقت لگے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ سید ذوالفقار علی شاہ!

سید ذوالفقار علی شاہ: جناب سپیکر! میرا یہ question ہے اور ہو سکتا ہے یہ fresh question ہو جس کی وجہ سے وزیر موصوف اس کا جواب نہ دے سکیں لیکن pertinent ہے۔ سوال simple سا ہے کہ کیا ہمارے پاس pesticides کو check کرنے کی laboratories ہیں اور اگر ہیں تو کدھر ہیں؟

جناب سپیکر: وزیر موصوف! شاہ صاحب کا سوال بھی ضروری ہے اور اس کا جواب بھی ضروری ہے۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! شاہ صاحب کی بات بڑی اہم ہے اور میرا خیال ہے کہ اس بات پر سرسری سا جواب دینا مناسب نہیں ہو گا اس بات پر پورے ایوان کو اعتماد میں لینا بہت ضروری ہے۔ pesticide testing laboratories کے functions کہاں

کہاں ہیں تو انہوں نے خود ہی idea float کیا ہے تو میرے خیال میں اگر ممبر موصوف fresh question کر دیں تو زیادہ بہتر ہے۔

جناب سپیکر: وزیر زراعت! پنجاب میں pesticide testing کی کوئی laboratories ہیں؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! ملتان اور بہاولپور میں یہ laboratories موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے Shah Sahib!I hope this satisfies your question.

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! میرے پاس documentations موجود ہیں میں یہ شاہ صاحب کے ساتھ share کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کر دیں پلیز۔ جناب نور الامین صاحب!

جناب نور الامین وٹو: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ اس سوال کے جز "ب" میں بتایا گیا ہے کہ 24-2023 میں 22 ہزار ایکڑ کپاس کاشت ہوئی ہے تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ 22 ہزار ایکڑ کپاس ساہیوال ڈویژن میں کاشت ہوئی ہے یا پورے پنجاب میں کاشت ہوئی ہے؟ اگر ساہیوال ڈویژن میں یہ 22 ہزار ایکڑ کپاس کاشت ہوئی ہے تو اس کا next target کیا ہے؟ یہاں پر زیادہ تر بات pesticide and fertilizer پر ہو رہی ہے تو پاکستان یا پنجاب میں اس وقت کوئی اس طرح کی research ہو رہی ہے جس کے تحت ہم کوئی نیا بیج متعارف کروائیں جس میں virus کے against resistance ہو؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے 22 ہزار ایکڑ کپاس کاشت ہونے کا جو figure quote کیا ہے وہ پاکپتن اور عارف والا کے figures ہیں اگر معزز ممبر اوکاڑہ کے figures چاہتے ہیں تو میں وہ ان کے ساتھ share کر سکتا ہوں۔ میں نے پہلے بھی کہا کہ صوبہ پنجاب کا اس سال کا target 40 lac acre ہے اور 65 lac bales ہیں اور اُس کے اندر early sowing کا target بالخصوص ملتان ڈویژن جو گندم لگانے سے پہلے زمین دستیاب تھی وہ 7 لاکھ ایکڑ تھا جس میں سے 5 لاکھ ایکڑ پر کپاس کاشت ہو چکی ہے۔ اب گندم سے جو زمین دستیاب ہوئی

اور ہم departmental facilitation for the farmers is ready ہے اُس کے لئے نے make sure کیا ہے کہ cotton growers کو اچھے طریقے سے facilitate کیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر زراعت! معزز ممبر نئے بیج کے بارے میں بھی پوچھ رہے ہیں؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بالکل ذکر کیا ہے کہ triple gene seed ایک ایسا seed ہے جس پر apparently viruses کم لگتی ہیں لیکن اُس کے ساتھ ساتھ ہمارے محکمہ کا R&D Sector ہے کوئی شک نہیں کہ اُس پر بہت کم کام ہوا ہے اور R&D پر جتنا invest کر کے جتنا کام لینا چاہئے تھا اُتنا کام نہ اُن سے لیا گیا ہے اور نہ ہی انہوں نے اُتنا کام کیا ہے۔ unfortunately ہماری یونیورسٹیز اور ہمارے research centers بھی علیحدہ ہیں جب کہ دنیا بھر کے اندر زراعت کی universities and research laboratories ایک ہی جگہ پر ہوتی ہیں تو اس حکومت کا اس دفعہ R&D پر پورا focus ہے اور اُس پر ہم private sector کو شامل کر کے very good investment کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج تو ہم ہی ہم ہیں تو میں نے کہا چلیں آج میں بھی بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، ملک صاحب! آپ کُھل کے بات کریں اور وزیر صاحب آپ کو پوری تسلی سے جواب دے رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کے patience and hearing کا بھی بہت شکریہ۔ سوال وہیں ہے اور اُس کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ آپ ماشاء اللہ law کے حوالے سے میرے سے بہت senior ہیں اور law میں interim injunction ایک term ہے تو زمینداروں اور کسانوں کی بھلائی کے لئے میری صرف ایک ہی بات ہے اور میرے بھائی وزیر زراعت نے بتایا ہے کہ ہم جرمانے وغیرہ کرتے ہیں۔ میرے خیال میں جرمانے کرنا کوئی کام نہیں ہے۔ ان کے افسروں نے خود ہی جعلی دوائیاں بیچنے کی اجازت دی ہوتی ہے تو وہ خود ہی جا کر کسی کو ایک ہزار اور کسی کو دو ہزار روپے جرمانہ کر کے واپس آجاتے ہیں جس سے اُن کی کتاب بھی بھر جاتی ہے اور جعلی ادویات

چلتی رہتی ہیں۔ جز "ج" میں یہ پوچھا گیا تھا کہ حکومت نے وائرس اور مختلف بیماریوں کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات تفصیلاً بیان کریں۔ میں وزیر موصوف کو اس سوال کا جواب پڑھنے کی زحمت نہیں دیتا۔ انہوں نے جواب میں یہ لکھا ہے کہ "محکمہ زراعت کسانوں کی آگاہی کے لئے ہمہ وقت field میں موجود ہے اور باقاعدگی سے pest scouting جاری ہے۔ بیماریوں، کیڑے مکوڑوں اور وائرس کے خلاف اعلیٰ اقسام کی زرعی ادویات مارکیٹ میں وافر مقدار میں موجود ہیں۔ چونکہ وائرس کے پھیلاؤ کا سبب سفید مکھی ہے محکمہ زراعت کی طرف سے سفید مکھی کی روک تھام کے لئے پیلے پھندوں کے استعمال کو فروغ دیا جارہا ہے۔"

جناب سپیکر! اس جواب میں جو چیزیں لکھی ہوئی ہیں یہ صرف اور صرف کتابوں کی لفاظی ہے میرے زمیندار کو اس طرح کی کسی چیز کا کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ تقریر نہ کریں، ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہوں گا کہ اس حوالے سے فوری اقدامات کریں۔ یہ جو کہا جارہا ہے کہ ہم آئین بنانے جارہے ہیں، قانون بنانے جارہے ہیں اس سے یہ ہمیں کب تک مطمئن رکھیں گے اور ہمیں اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ آپ کے حکم کے مطابق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جعلی ادویات بنانے والی کمپنیاں مارکیٹ میں جعلی ادویات بھیجتی ہیں تو وزیر موصوف ایوان میں time limit بتادیں کہ جعلی ادویات بنانے والی ان کمپنیوں پر crackdown کب شروع ہوگا؟

جناب سپیکر: وزیر صاحب! یہ تیسری دفعہ repetitive ایک ہی سوال ہے۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! ملک صاحب کا ایسا سوال چوتھی بار بھی ہوا تو میں اُس کا جواب دوں گا کیونکہ ملک صاحب میرے پڑوسی ہیں اور مجھے ان کا احساس ہے۔ ویسے ایک سوال پر تین ضمنی سوال ہونے چاہئیں لیکن اس سوال پر کوئی دس ضمنی سوال ہو چکے ہیں میں مزید بھی look forward کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں ملک صاحب کے ضلع کے بارے میں بات کروں گا۔ ملک صاحب کے ضلع کے اندر pesticides پر total 24 raids ہو چکے ہیں جس کے اندر 15 ہزار 800

کلو گرام pesticide confiscate ہو چکی ہے ان پر تقریباً 2 کروڑ روپے کے لگ بھگ fine ہو چکا ہے، 22 raid ہو چکے ہیں، 287 sample drawn ہو چکے ہیں اور 3 لوگوں کی گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ اگر ملک صاحب مزید چاہتے ہیں کہ اُن کے addresses کیا ہیں اور پکڑے جانے والے لوگوں کے نام کیا ہیں تو میں وہ بھی share کر سکتا ہوں۔ ملک صاحب نے pesticide پر بات کی تو میں ملک صاحب سے یہ گزارش کرتا چلوں کہ ضلع ساہیوال میں بیماریاں موجود ہیں، بیج اتنا اچھا نہیں ہے اس کے باوجود 23-2022 میں 36 لاکھ ایکڑ کپاس لگائی گئی، 24-2023 میں 41 لاکھ ایکڑ کپاس لگائی گئی تو محکمہ زراعت کی کوئی تو facilitation vis-a-vis, seed vis-à-vis, extension services vis-a-vis موجود تھیں کہ پچھلے سال پہلی دفعہ آپ نے bales کا above target achieve کیا اور اس دفعہ بھی ہم ان شاء اللہ above target achieve کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب! بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! Question No.192. On her behalf. اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب۔صوبہ بھر میں گنے کی پیداوار اور قیمت سے متعلقہ تفصیلات

***192: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں گنے کی زیادہ پیداوار کن اضلاع میں ہوتی ہے؟

(ب) صوبہ میں سال 24-2023 کے دوران کل کتنی پیداوار ہوئی؟

(ج) صوبہ میں سال 24-2023 میں گنے کی فی من کیا قیمت مقرر کی گئی؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ):

(الف) گنے کی کاشت راولپنڈی ڈویژن کے علاوہ پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع میں ہوتی ہے۔ لیکن سال 24-2023 میں زیادہ کاشت ضلع رحیم یار خان، فیصل آباد، جھنگ، سرگودھا، چنیوٹ، راجن پور، بھکر، کوٹ ادو، ٹی ٹی سنگھ، منڈی بہاؤالدین، لیہ،

بہاولپور، مظفر گڑھ، بہاولنگر، ننکانہ صاحب، اوکاڑہ اور وہاڑی میں ہوئی۔ محکمہ زراعت کے حتمی تخمینہ کے مطابق زیادہ گنا پیدا کرنے والے اضلاع کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	پیداوار (ٹن)
1۔	بہاولپور	رحیم یار خان	18,816,320
2۔	فیصل آباد	فیصل آباد	6,091,680
3۔	فیصل آباد	جھنگ	5,108,400
4۔	فیصل آباد	چنیوٹ	4,565,360
5۔	سرگودھا	سرگودھا	4,515,760
6۔	ڈی.جی خان	راجن پور	3,897,600
7۔	ڈی.جی خان	کوٹ ادو	3,163,160
8۔	سرگودھا	بھکر	2,908,720
9۔	فیصل آباد	ٹی ٹی سنگھ	2,012,800
10۔	ڈی.جی خان	مظفر گڑھ	1,503,040
11۔	بہاولپور	بہاولپور	1,419,400
12۔	ڈی.جی خان	لیہ	1,320,000
13۔	گجرات	منڈی بہاؤالدین	1,281,120
14	لاہور	قصور	1,079,120
15	ساہیوال	اوکاڑہ	1,026,000

(ب) صوبہ پنجاب میں سال 24-2023 کے دوران محکمہ زراعت کے حتمی تخمینہ کے مطابق کل پیداوار 63.309 ملین ٹن ہوئی ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب میں سال 24-2023 کے لئے گنے کی فی من قیمت 400 روپے مقرر کی گئی۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: Minister for Agriculture, now you are in a serious test.

Mr. Amjad Ali has stood up now. جناب امجد علی صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کا جز "ج" ہے کہ "صوبہ میں سال 24-2023 میں گنے کی فی من کیا قیمت مقرر کی گئی؟" اس کے جواب میں یہ بتا دیا گیا ہے کہ گنے کی فی من قیمت 4 سو روپے مقرر کی گئی اب گنے کی قیمت تو مقرر ہو گئی لیکن آج گندم کے ساتھ جو ہو رہا ہے تو کسان کسی حد تک بچ گیا کہ وہ اپنی فصل ساہوکار کے حوالے کر چکا ہے اور یہ بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ منسٹر صاحب اس پر بتائیں کہ آج تک انہوں نے کیا کیا ہے، کیا اس مافیا کو ہاتھ ڈالا ہے، کیا کاشتکاروں کو سنا ہے اور یہ کیا کر رہے ہیں؟ ان کے جیبوں میں اربوں روپیہ چلا گیا ہے۔ ان کی تو product پڑی ہوئی ہے۔ وہ زمیندار کو confiscate کر کے کیوں نہیں دی جاتی۔ اس کا کوئی حل کریں۔ کیا صرف زمیندار نے ہی ان سارے معاملات میں پسنا ہے۔ منسٹر صاحب اس حوالے سے ایوان کو آگاہ کریں کہ کیا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت! ان کا سوال یہ ہے کہ آپ نے 24-2023 کے لئے گنے کی فی من قیمت 400 روپے مقرر کی ہے۔ ان کا fear یہ ہے کہ گندم کی 3900 روپے support price تھی اور آج گندم 2900، تین ہزار، 3100 یا 3200 روپے پنجاب کے طول و عرض میں ایک ہزار روپیہ کم ریٹ میں فروخت ہو رہی ہے۔ جناب امجد صاحب بطور کسان ڈر رہے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گنے کی 400 روپے کی مقرر کردہ قیمت بھی کسان کو پوری نہ مل سکے۔ وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ کسان کے اربوں روپے مڈل مین یا مل مالک کے پاس پڑے ہیں۔ ان کے یہ دو سوال ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے 15 دنوں میں payment کرنی ہوتی ہے۔ اس میں منسٹری نے کسانوں کے لئے کیا کیا ہے۔ اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ پابند ہوتے ہیں کہ 15 دن میں انہوں نے payment کرنی ہوتی ہے لیکن کرتے نہیں۔ منسٹر صاحب! کیا آپ کی وزارت زراعت اس معاملہ میں کسانوں کی کوئی مدد کر سکتی ہے؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ پنجاب میں 24-2023 میں محکمہ زراعت نے گنے کے لئے ٹارگٹ 18 لاکھ 80 ہزار ایکڑ کا دیا تھا جبکہ گنا تقریباً 19 لاکھ 75 ہزار ایکڑ پر لگا۔ اس کی 400 روپے indicative price تھی جبکہ گنا 435 سے 450 روپے فی من فروخت ہوتا رہا۔ اس کے علاوہ گنا چارے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ کسانوں نے گنے میں اس بار بہت اچھی پیداوار

حاصل کی جو فی ایکڑ 800 من کے قریب تھی۔ کسانوں نے گنے کی پیداوار میں بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ معزز ممبر کا سوال ہے کہ بہت سا پیسا particularly کسی شوگر مل کی بات کر رہے ہیں تو میرے خیال میں ان کا معاملہ کین کمشنر کے پاس refer کرنا چاہئے۔ اس پر میں ان کو facilitate کروں گا ویسے کین کمشنر میری وزارت زراعت میں نہیں آتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! Custodian Department محکمہ زراعت ہے۔ ٹھیک ہے اگر کین کمشنر administratively ان سے متعلقہ نہیں ہے لیکن کسان کے مسائل کس نے حل کرنے ہیں، کیا ہر فصل کے ساتھ یہی ہوگا؟ یہاں گورنمنٹ کہہ رہی ہے کہ پیسے نہیں ہیں اور ہمارے پاس stock پڑا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کسان کی payments by Act and by law کین کمشنر اور محکمہ خوراک سے متعلقہ ہیں۔ How come Minister of Agriculture be instrumental in that.

امجد صاحب! آپ کین کمشنر کے حوالے سے ایک سوال وزارت خوراک سے پوچھیں کہ مل مالکان کے پاس کتنے پیسے رہتے ہیں۔ یہ سوال ان سے نہیں بنتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ اگر آپ اسے technically knockout کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: Technically نہیں بلکہ یہ بنتا ہی نہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کرنی ہے کہ آج میرے دو نشان زدہ سوال تھے۔ ان کو غیر نشان زدہ کر دیا گیا ہے۔ ہم بہت محنت کر کے پیش کرتے ہیں۔ ہماری ان سے توقعات ہوتی ہیں کہ ان سوالات پر deliberation ہوگی تو لوگوں کا کچھ فائدہ ہوگا اور مسائل کا حل نکل آئے گا۔

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کے نشان زدہ سوالات غیر نشان زدہ نہیں ہونے چاہئیں۔ If there are questions, I will allow you اگر آپ نے کرنے ہیں تو کر لیں۔ منسٹر صاحب! کیا آپ کے پاس ان کے سوالات کے جواب ہیں۔ We will take it up next time whenever it is available. Thank you

اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سب کیمپس میں اسامیوں سے متعلقہ دیگر تفصیلات

8: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اسامیوں کی تعداد کتنی ہے تفصیلات گریڈ اور عہدہ وار فراہم کی جائیں؟

(ب) مستقل ملازمین اور عارضی / ایڈہاک یا ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد کتنی ہے ان کی سکیل وار الگ الگ تفصیلات فراہم کی جائیں ان ملازمین کی بھرتی کی تاریخ بھی بتائی جائے؟

(ج) عارضی یا ایڈہاک ملازمین رکھنے کے لئے کیا نظام وضع کیا گیا ہے اس کی تفصیلات بھی فراہم کی جائیں۔

(د) ڈیلی ویجز یا ایڈہاک ملازمین کو کتنا معاوضہ یا تنخواہ ادا کی جاتی ہے۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کی بجٹ بک کے مطابق سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اسامیوں کی تعداد کی تفصیلات گریڈ اور عہدہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مستقل ملازمین عارضی اور ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد اور ان کی سکیل وار الگ الگ تفصیلات بمعہ بھرتی کی تاریخ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سب کیمپس میں کوئی بھی عارضی یا ایڈہاک تقرریاں نہیں کی جارہی ہیں تاہم گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کی تقرری زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد (تقرری اور ملازمت کی شرائط) قوانین 1989 اور گریڈ 1 سے 16 تک کی تقرری زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد (تقرری اور ملازمت کی شرائط) قوانین 2017 کے مطابق بذریعہ اوپن میرٹ نیشنل

پریس میں ایڈورٹائزمنٹ کے بعد کی جاتی ہیں۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سب کیمپس میں اس وقت کوئی بھی ایڈہاک ملازم کام نہیں کر رہا ہے تاہم ڈیلی ویجز ملازمین کو معاوضہ گورنمنٹ آف پنجاب کے طے شدہ معاوضہ کے مطابق ادائیگی کی جاتی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ چک نمبر 393 میں کھال کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

22: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 18-2017 کی ADP میں چک نمبر 393 ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آبپاشی کے کھال کو پختہ کرنے کی منظوری دی گئی اور اس کے لئے فنڈز بھی مختص کئے گئے؟

(ب) اگر جواب درست ہے تو کیا یہ سکیم مکمل ہوگئی ہے اگر نہیں تو اس کا ذمہ دار کون ہے بجٹ میں منظور اور فنڈز کی فراہمی کے باوجود سکیم مکمل نہ ہونے کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا محکمہ مذکورہ بالا کھال کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ):

(الف) یہ درست نہ ہے البتہ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی نے مالی سال 18-2017 کے دوران کھال نمبر 72800/L چک نمبر 393 ج ب، تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اصلاح و پختگی کے لئے PC/1 بنا کر منظوری کے لئے حکومت پنجاب، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں جمع کروایا تھا۔ جس کے مطابق 200 ملین روپے حکومت پنجاب اور 4.671 ملین روپے زمینداران کے حصہ کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ تاہم اس منصوبہ کی منظوری نہ دی گئی تھی اور نہ ہی مطلوبہ فنڈز مختص کیے گئے تھے۔

(ب) مذکورہ منصوبہ کی تفصیل جز۔ الف میں بیان کر دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ کی پالیسی کے مطابق کسی بھی کھال کی کل لمبائی 50 فیصد کو پختہ کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ اس کھال کی کل لمبائی تقریباً20 کلو میٹر ہے اور اس کو 10 کلو میٹر تک پختہ کیا جاسکتا ہے۔ موجودہ ترقیاتی منصوبہ جات کے تحت فی کھال اوسطاً قیمت 24 لاکھ روپے ہے۔ اگلے سال سے ADP فنڈنگ سے نئی سکیم شروع کی جارہی ہے جس کے تحت اوسطاً قیمت 88 لاکھ روپے ہو گی۔اس طرح یہ کھال نئی سکیم میں پکا کرسکتے ہیں اگر زمیندار اپنی مطلوبہ قیمت کا حصہ ادا کر دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ I just want to appreciate your decision to bring Rules of Procedure of Punjab Assembly in sync with the Senate and the National Assembly because I think we need to rationalize a lot of points which at this point really don't make any sense مثال کے طور پر ہماری قراردادوں کے حوالے سے لکھا ہوا ہے کہ 14 دن کے بعد وہ Assembly Business کے لئے admit ہوں گی۔ اب ہمارے اجلاس میں gap ہی چار پانچ دن کا ہوتا ہے۔ ہر دفعہ قرارداد lapse کر جاتی ہے اور ہمیں ہر دفعہ نئے سرے سے لانی پڑتی ہے۔ اس حوالے سے اس کو تھوڑا سا rationalize کر لیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہماری جو تحاریک التوائے کار ہیں وہ تو ایک مذاق ہی بن گئی ہیں۔ آپ یقین کریں میری ایک تحریک التوائے کار ایک اجلاس میں تھی۔ I went out for 5 to 10 minutes اور پیچھے سے میرا نام announce ہو گیا اور ساتھ ہی وہ تحریک التوائے کار dispose of ہو گئی۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارا جو بھی business ہے۔ اگر سوال بھی ہیں تو ہمیں ایک دن پہلے بتا دیا جائے تو بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! آپ جو بھی کمیٹی بناتے ہیں تو میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ ایک تہائی پارلیمنٹرین خواتین ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر ہماری نمائندگی بھی کمیٹیوں میں ensure کریں تا کہ ہم بھی وہاں اپنی جانب سے inputs دے سکیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ میری کوشش یہ ہے کہ آپ کے پاس جو parliamentary tools available ہیں۔ وہ at the best effective رہیں۔ I seriously consider Adjournment Motions as very important and very affective parliamentary tool for better working. ان کے ذریعے معاملات اسمبلی کے اندر آتے ہیں اور اس سے بہتری ہوتی ہے۔ میری ابھی تک جو understanding with the currency of these sessions, Ministers have been on the tows to answer اور جتنی بھی Adjournment Motions ہیں لیکن اگر وہ ممبر کی غیر موجودگی میں اسمبلی کی کارروائی میں take-up ہو جاتی ہے۔ میں تو انہیں pend کر رہا ہوں لیکن اگر وہ کہیں dispose of ہو گئی ہیں تو آپ انہیں دوبارہ دے دیں۔ ہم انہیں دیکھ لیں گے۔

ہم نے سپیشل کمیٹی نمبر 2 constitute کی ہے۔ اس میں ہم Rules of Procedure کو دیکھیں گے۔ ان پر سابق اسمبلی کے اندر بھی کافی کام ہوا ہے۔ 1997 کے Rules couple of the occasions amend ہوئے ہیں۔ ان کو at par with best practices available in the country جو دوسری اسمبلیوں کی practices کے ساتھ ملایا گیا ہے لیکن ہماری کوشش ہے کہ اس پر fully comprehensive کام کر کے کمیٹی اپنی سفارشات جلد از جلد مرتب کرے اور ہم کوشش کریں گے کہ اگلے اجلاس سے پہلے اس پر جو چیزیں کرنے والی ہیں وہ ہو جائیں۔ ہم ان کو at par with National Assembly لے جائیں جس میں ہاؤس اور کمیٹیوں کی working زیادہ affective ہو جائے۔

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم Zero Hour take up کرتے ہیں۔ جناب احمر رشید بھٹی۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک pend کی جاتی ہے۔ جناب وقاص محمود مان۔۔۔ موجود

نہیں ہیں۔ اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک pend کی جاتی ہے۔ جناب مشتاق احمد۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک pend کی جاتی ہے۔ جناب احمد خان۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک pend کی جاتی ہے۔ جناب آفتاب احمد خان۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک pend کی جاتی ہے۔ اس کے بعد بھی جناب آفتاب احمد خان۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک بھی pend کی جاتی ہے۔ قاضی احمد اکبر۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک pend کی جاتی ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ ملک واصف مظہر صاحب۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ان کی تحریک استحقاق pend کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ جناب ندیم قریشی کی تحریک التوائے کار ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ تحریک التوائے کار pend کی جاتی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک):

Since day one, he has put this before the Assembly and he has been absent for many weeks. With your kind permission, I would like to request you that in future whoever is not present in the assembly either from that side, or this side that business shall be disposed of.

جناب سپیکر: Don't need to be that harsh جناب شعیب امیر صاحب وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک جناب امجد علی صاحب کی ہے وہ تشریف فرما ہیں it was moved on 1-4-2024 and was kept pending for reply by Minister Khawaja Imran Nazir? What should I say Malik Sahib, this is the

sixth time, and the answer is still not there, and minister is also not here.

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! اس کی punishment ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی امجد صاحب تشریف رکھیں اگلی تحریک جناب آفتاب احمد خان کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک سردار محمد علی خان کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک چودھری محمد اعجاز شفیع کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک محترمہ زرناب شیر کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک جناب محمد الیاس کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں ان کے بھائی کی وفات ہوئی ہے لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک جناب امجد علی جاوید کی ہے Moved on 23-4-2024 and was kept pending for the reply

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! وزیر ہائر ایجوکیشن موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: Malik Sahib once again the minister is not here اس تحریک کا جواب آ گیا ہے؟ ابھی تک جواب نہیں آیا اگلی تحریک محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک جناب جاوید نیاز منج کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک جناب احمد خان کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک بھی جناب احمد خان کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے تحریک نمبر 104/24

جنرل ہسپتال لاہور کی انتظامیہ کی نااہلی کی وجہ سے لاکھوں روپے مالیت کے انجکشن چوری ہونے کا انکشاف

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ مارچ 2024 کی خبر کے مطابق جنرل ہسپتال لاہور کی انتظامیہ کی نااہلی کی وجہ سے لاکھوں روپے مالیت کے انجکشن کوڑے کی نذر ہو گئے ہیں۔ یہ انجکشن چوری ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ ہسپتال ملازمین نے چوری پکڑے جانے کے خوف سے ادویات کو کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا ہے۔ ہسپتال انتظامیہ معاملے سے بے خبر نکلی ہے لاہور جنرل ہسپتال میں گزشتہ کئی ماہ سے ری ویمپنگ کا عمل جاری ہے۔ جس کے باعث ایمرجنسی سمیت مختلف وارڈز کو دیگر مقامات پر منتقل کیا گیا ہے۔ وارڈز کی منتقلی کی وجہ سے مین سٹور سے ادویات کی ترسیل بھی متاثر ہوئی جبکہ ملازمین کی جانب سے ادویات چوری کرنے کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ یہ ادویات اور انجکشن روزانہ کی بنیاد پر وارڈز اور ایمرجنسی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جن کی قیمت 20/25 لاکھ روپے بتائی جاتی ہے جبکہ اس ہسپتال میں ادویات، سرنجوں اور انجکشن کی شدید قلت ہے۔ مریض ادویات، سرنجیں اور انجکشن مہنگے داموں بازار سے خریدنے پر مجبور ہیں اس ہسپتال کی انتظامیہ ذمہ داران ملازمین اور چوری میں ملوث ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے سے گریزاں ہے۔ جس کی وجہ سے عوام الناس میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی اس کا جواب آپ منگوا لیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی اس کا جواب department سے منگوا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کا جواب آتا ہے پھر اس کو دیکھتے ہیں اگلی تحریک محترمہ نادیہ کھر کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک جناب شعیب امیر کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک امجد علی صاحب کی ہے تحریک نمبر 119/24

ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی رکنیت رکھنے والے سرکاری ملازمین کو مکان / پلاٹ الاٹ کرنے کا مطالبہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 2004 میں پنجاب اسمبلی سے پاس کردہ ایکٹ کے ذریعے پنجاب ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ڈیپارٹمنٹ معرض وجود میں آیا جس کی ذمہ داری تھی کہ وہ فاؤنڈیشن کے ممبران (سرکاری ملازمین) کو مقرر کردہ قواعد وضوابط کے مطابق مکان / پلاٹ فراہم کرے لیکن صرف 4 سکیمیں مکمل ہو سکیں۔ فاؤنڈیشن کے ممبران سرکاری ملازمین کی پریشانی کے پیش نظر 2013 تا 2018 میں اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی نے اس مسئلے کے حل کے لئے بہت زیادہ کام کیا اس وقت کے ایم ڈی ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے بھی بہت مثبت work کیا اس نے پنجاب بھر میں موجود تمام ڈویلپمنٹ اتھارٹیز اور سیکرٹری کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ سے بھی میٹنگز کرنے کے بعد سٹینڈنگ کمیٹی میں بیان دیا کہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ایکٹ میں ایک ترمیم کرنا پڑے گی جس کے مطابق پنجاب بھر میں ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کے under جتنی ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں یا جتنی سوسائٹیز کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے under ہیں ان سب میں 10 فیصد پلاٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ڈیپارٹمنٹ کو دیئے جائیں تاکہ وہ اپنے ممبران کو ان کے اپنے اپنے تعیناتی کے اضلاع میں پلاٹ الاٹ کر سکے۔ اس وقت کی متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی نے ایم ڈی کی اس تجویز کو بہت سراہا اور اسے قابل عمل قرار دیتے ہوئے متعلقہ محکمہ جات کو ہدایت جاری کی کہ اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اس تجویز پر عمل کیا جائے اور اسمبلی سے متعلقہ قوانین میں ترمیم کرائی جائے۔ کمیٹی کے اس فیصلے سے ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران سرکاری ملازمین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انہیں اپنی زندگیوں میں پلاٹ ملتے ہوئے نظر آنے لگے لیکن صد افسوس کہ معزز کمیٹی کی اس direction کو بھی سالہا سال گزر گئے لیکن نتیجہ صفر اور معاملہ جوں کا توں ہے۔ اس اہم معاملے پر متعلقہ محکموں کی خاموشی اور سست روی سے پنجاب بھر کے لاکھوں ملازمین انتہائی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے

اور اس معاملے کی سنگینی کے پیش نظر اسے کسی کمیٹی میں اس direction کے ساتھ refer کر دیا جائے کہ وہ ایک متعین کردہ وقت میں اس معاملے کو خوش اسلوبی سے حل کر کے حق دار ملازمین کو پلاٹ دلوائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر اس ضمن میں گزارش کرنی تھی کہ 2013 تا 2018 میں میری ہی تحریک پر یہ معاملہ کمیٹی کو refer ہوا تھا اور کمیٹی میں اس پر بہت کام ہو چکا تھا اور اس کو دوبارہ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے اس میں مہربانی فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار نمبر 19/24 کو سپیشل کمیٹی نمبر 1 کو بھجوایا جاتا ہے۔ اگلی تحریک جناب چودھری محمد اعجاز شفیع کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری بزنس شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر Laying of Reports and Pre-Budget Discussion ہے۔ Minister for Parliamentary Affairs may lay the Reports.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): شکریہ، جناب سپیکر! رپورٹس پیش کرنے سے پہلے میں تمام معزز ممبران سے ایک request کرنا چاہوں گا کہ ہماری Pre-Budget debate جس طرح ہمیشہ ہوتی ہے تو wheat procurement کی وجہ سے اس دفعہ شاید اس طرح نہیں ہو سکی تو ہم نے تمام معزز ممبران کے لئے proforma دیا ہے اگر کسی معزز ممبر کو نہیں ملا تو ہاؤس میں رکھے ہوئے ہیں انہیں لے کر fill کر کے ہمیں دے دیں کیونکہ بہت کم ممبر اس بحث میں participate کر سکے ہیں جبکہ یہ Proforma بھی ہمیں کوئی 70 کے قریب fill کرنے کے بعد ملے ہیں لہٰذا باقی معزز ممبران سے گزارش ہے کہ please fill کر کے مجھے یعنی Finance Department کو دے دیں۔ یہاں اسمبلی کے سیکرٹری جنرل کو دے دیں یا میرے کمرہ نمبر 105 میں پہنچا دیں۔ شکریہ

AUDIT REPORTS

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may lay the Reports.

LAYING OF AUDIT REPORTS

MINISTER FOR FINANCE AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba ShujaUr Rehman): Mr Speaker! I lay the following Reports:

1. Special Audit Report on the Accounts of Payment to Ghost Employees in District Education Authority, Sargodha for Financial Year 2016-17 to 2018-19, for the Audit Year 2019-20.
2. Special Audit Report on the Accounts of Deputy District Education Officer (M-EE) Tehsil Raiwind, District Lahore, Financial Period 2015-19, for the Audit Year 2020-21.
3. Audit Report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations Punjab, for the Audit Year 2019-20.
4. Audit Report on the Accounts of Expenditure of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22 (Volume I & II).
5. Audit Report on the Accounts of Revenue Receipt of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22.
6. Audit Report on the Accounts of Provincial Zakat Fund Provincial Level Health Institutions and District Zakat Committees Punjab for the Audit Year 2021-22.
7. Appropriation Accounts of Government of the Punjab Forest Department for the Year 2020-21.

8. Performance Audit Report on Construction of Kahna Kacha Flyover Lahore, Lahore Development Authority, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18.
9. Performance Audit Report on the Role of Various Directorates of LDA on Encroachments and their Removal in Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18.
10. Project Audit Report on Construction of Signal Free Corridors Jail Road & Main Boulevard Gulberg Project Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Reports have been laid and are referred to the concerned Public Accounts Committees whenever elected for examination and report within one year.

I would like that you apprise the House that whenever the next sitting is
کہ جو آڈٹ رپورٹس کا law ہے which currency of the year کو deal کرتا ہے یعنی آج
ہم 2024-25 میں بیٹھے ہیں تو آڈٹ رپورٹس آپ 2021-22 کی lay کر رہے ہیں۔ So, there is a gap of four years. Is it the inability? Is it the law? Or, is it not rightly coming to the Public Accounts Committees in time because the projects which need to be sercutinized by the currency of the year اگر آپ چار سال کے بعد ان سے لے رہے ہیں تو آڈیٹر جنرل کے دفتر میں delay ہے یا آپ کے ڈیپارٹمنٹس کی طرف سے consolidate کرنے میں delay ہے، آڈٹ پیرے کو verify کرنے یا carry over کروانے میں delay ہے تو اِس پر آپ kindly ایک factual position دیں گے because laying of reports after four years یہ common practice

بنتی جارہی ہے، یہ کہیں غلط العام اور اتنی مضبوط نہ ہو جائے کہ آپ کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹیوں کی افادیت ہی ختم ہو جائے تو please kindly next sitting میں آپ اس ہاؤس کو apprise کریں گے۔ شکریہ

بحث

پری بجٹ بحث برائے سال 25-2024(---جاری)

جناب سپیکر: اب ہم Pre- Budget Discussion شروع کرتے ہیں جس کا آغاز مورخہ 23-اپریل 2024 سے ہو چکا ہے۔ جو ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام اسمبلی کے سیکرٹری جنرل کو بھجوا دیں۔ Now, I invite Syed Zulifqar Ali Shah Sahib.

جناب ذوالفقار علی شاہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم0 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 0 جناب سپیکر! شکریہ، میں نے جب اپنا capital budget کا کورس لیا تو پہلے دن ہمارے پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ جس دن آپ لوگوں نے balanced budget بنا لیا تو سمجھ لیں کہ آپ نے finance کو مکمل سمجھ لیا ہے۔ ہم نے سوچا کہ یہ تو بڑا آسان کام ہے کہ بجٹ بنا لیا جائے اور پھر finance کے ماہر بن جائیں گے لیکن اِس کورس کے دوران اور بعد میں پتا چلا کہ یہ کتنا مشکل کام ہے اور اِس کے لئے آپ کی abilities، آپ کا ماضی، اِس کے اکاؤنٹس، اِس کی performances اور آنے والے وقت کے اندر آپ نے چیزوں کے بارے میں سوچنا ہے اور انہیں perceive کرنا ہے اور ان ساری چیزوں کو اکٹھا کر کے ایک balanced budget دینا کتنا مشکل کام ہے۔

جناب سپیکر! میں business کے بجٹ کی بات کر رہا ہوں جس کے اندر targets basically profit making ہوتی ہے یا asset development ہوتی ہے تو جہاں پر public policy کی بات آ جاتی ہے اور public budgeting آ جاتی ہے تو یہ بہت ہی پیچیدہ کام ہے کیونکہ اِس کے اندر آپ کے targets بڑے esoteric ہوتے ہیں جن کو define کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے تو performance budgeting کے اندر basically کوشش کی جاتی ہے کہ آپ performance indicators develop کریں جس سے آپ کو پتا چلے کہ اگر آپ کسی سیکٹر میں investment کر رہے ہیں تو اِس کے اندر آپ کیا achieve کر رہے ہیں تو اِس کے

لئے precise ہونا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر آپ کہیں پر سٹریٹ لائٹ لگا رہے ہیں تو اگر آپ کا performance indicator یہ ہے کہ سٹریٹ لائٹ کی وجہ سے حادثات میں کمی ہو جائے گی یا crime میں کمی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: Order in the House. If any member wants to talk please آپ lobbies میں جاسکتے ہیں اور معزز ممبر کی speech interrupt نہ کریں۔

جناب ذوالفقار علی شاہ: شکریہ، جناب سپیکر! کوئی فرق نہیں پڑتا this is to be on record کیونکہ Pre-Budget ہے اور میرے خیال میں سال کے اندر بجٹ سے زیادہ کوئی important کام نہیں ہے۔ آپ جو مرضی باتیں کرتے رہیں اگر آپ کا بجٹ secure ہے، آپ نے صحیح طریقے سے بجٹ بنالیا ہے اور بجٹ ایک ایسا tool ہے جو آپ کو پورا سال لے کر چل سکتا ہے۔ Sir it doesn't matter کوئی interrupt کرے this is to be on record ٹھیک ہے ناں جی۔ اِس کے لئے میں آپ سے request کروں گا کہ مجھے پانچ دس منٹ وقت چاہئے ہو گا۔

جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ بجٹ کو balance کرنا، ایک آنے والے وقت کے اندر آپ نے ہر چیز کے حساب کتاب کرنے کی کوشش کرنی ہوتی ہے، چیزیں ہماری طاقت سے باہر ہوتی ہیں۔ accidents ہو جاتے ہیں اور مختلف قسم کے مسائل آجاتے ہیں جس کے بعد آپ کو بعد میں ضمنی بجٹ دینے پڑتے ہیں لیکن کوشش یہ ہونی چاہئے کہ آپ کا بجٹ اِن چیزوں کو perceive کر رہا ہو۔ آپ past experiences سیکھ رہے ہوں۔ اب ہمارے پاس flooding ایک over time cyclical حقیقت بن چکی ہے۔ ہمارے دریاؤں میں flood آتا ہے اور تین سال، چار سال اور دو سال ہمیں اِس قسم کی چیزوں جنہیں ہم historically دیکھ سکتے ہیں، اِس کے لئے ہمیں تیاری کرنی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے پاس اِس وقت بہت ساری short comings ہیں، ہمارے پاس وسائل کی بہت کمی ہے، یہ ہمیشہ public sector کے اندر ہوتا ہے وسائل کم ہوتے ہیں اور ضروریات زیادہ ہوتی ہیں یہ given ہوتا ہے لیکن اِس کے ساتھ ساتھ ہماری قوم اور ہم لوگ blessed ہیں with unity ہمارے لوگ ingenious ہیں لیکن بدقسمتی سے ہماری genius

shortcut مارنے میں زیادہ استعمال ہوتی ہے لیکن ہمارے پاس know how بھی ہے، ہمارے پاس سیانے لوگ بھی ہیں، یہ capability موجود ہے، mental strength بھی ہے، ہمارے لوگوں کے اندر problems solving capabilities، ہم جگاڑ لگا لیتے ہیں اور ہم کسی نہ کسی level پر جاکر اپنے مسائل حل کر لیتے ہیں جو ایک positive چیز ہے جنہیں آنے والے معاملات اور اپنے بجٹ کے اندر incorporate کرنا چاہئے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رزق دیا ہے، پانی دیا ہے اور ہم کھلی آب و ہوا moderate climates میں رہتے ہیں۔ یہاں پر آدمی اگر باہر ہو اُس کے سر پر چھت نہ ہو تو وہ ٹھٹھر کر مر نہیں جاتا یا گرمی سے de-hydrate نہیں ہوتا تو یہ اللہ کا کرم ہے اِس ملک پر تو ہمارے پاس positive چیزیں موجود ہیں۔ ٹھیک ہے وسائل کم ہیں اور یہ بات given ہے اور main کام کرنے والا یہ ہے کہ جو وسائل موجود ہیں ان کو اچھے اور efficient طریقے سے استعمال کیا جائے اور عیاشی کم کی جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے policy objectives کے اندر ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے guideline دے دی ہوئی ہے اور اُس کے اندر promoting growth, poverty reduction, and creating jobs جیسی ساری چیزیں موجود ہیں اور اس کے علاوہ جو دنیا کے اندر poverty line define کی جاتی ہے جسے caloric poverty line کہا جاتا ہے تو وہ 2350 calories per day ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے پاس خوراک موجود ہے اس لئے کم از کم ہم اُس level پر ابھی تک نہیں جاسکے۔ ہمارے ساتھ جو بھی ہو رہا ہے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں رزق مل جاتا ہے، رات کو روٹی مل جاتی ہے۔ ہم نے job creation کے لئے local solution بھی develop کرنے ہیں اور لوگ کر بھی رہے ہیں۔ لوگ بڑے بڑے طریقے سے اپنی زندگی گزارنے کا بندوبست کر رہے ہیں اور میں اِن شاء اللہ تعالیٰ آگے جاکر اُس کی مثال بھی آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس کے علاوہ ہمارے sectorial focuses ہیں، آپ کی ایگریکلچر ہے، انڈسٹریز ہیں، سروسز ہیں، infrastructure ہے اور بہت بڑی ضرورت information technology بھی ہے۔ اس کے اندر جو میں suggestion دینا چاہتا ہوں اور دست بستہ ہاتھ جوڑ کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے لئے continuation of policy بہت ضروری ہے۔ یہ نہ کیا جائے کہ اگر کوئی ایک پالیسی چل رہی ہو تو ہم یہ کہیں کہ چونکہ یہ مسٹر اے یا مسٹر بی نے بنائی تھی لہٰذا اس

کو روک دیا جائے بلکہ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ جو بھی existing policy ہے اُس کے plus points کیا ہیں اور اس کے minus points کیا ہیں؟ اگر اس کے plus points ہیں تو اس کو continue کیا جائے۔ یہ ہمارے ملک کے اندر بہت بڑا problem ہے کہ یہاں continuation of policy نہیں ہے۔ ایک بندہ آتا ہے وہ کہتا ہے کہ سڑک پر speed breaker بنا دو، دوسرا کہتا ہے کہ دو بنا دو، تیسرا آتا ہے اور کہتا ہے کہ دونوں اڑا دو۔ لہٰذا ایک ہی پالیسی ہونی چاہئے اس پر تھوڑی سوچ بچار ہو، کوئی reasoning ہو، کوئی logic ہو یا کوئی منطق ہو پھر دوسری بات ہے۔ ہمیں policies کو sustain کرنا ہے اور جو چیزیں چل رہی ہیں اُن کو دیکھنا ہے کہ کیا اِن کے اندر potential ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ بالکل zero ہے تو پھر ایک الگ بات ہے پھر آپ نئی پالیسی لے کر آئیں لیکن جو continue ہیں اُن کو چلائیں اور ان کی کمزوریوں کو دور کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو request کروں گا کہ کچھ معاملات ہمارے ایسے ہوتے ہیں جن کا تعلق management سے ہے اور کچھ law making کے مسائل ہیں۔ ابھی شوگر ملز اور payments کی بات ہو رہی تھی۔ ہمارے پاس Sugar Mill Law 1950 کا چل رہا ہے۔ اس میں آپ کو تحفظ دیا جاتا ہے کہ پندرہ دنوں میں payment ہو گی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ پندرہ دن کی payment کے بعد سزا مقرر نہیں کی جاتی۔ اگر آپ پندرہ دن میں payment نہیں کرتے تو پھر کیا ہو گا۔ پھر یہ لکھا ہوا ہے کہ اسسٹنٹ کین کمشنر جا کر اُس سے payment لے گا۔ ہمیں تھوڑی تھوڑی اِن چیزوں کے اندر بہتری پیدا کرنی ہے، وہ صرف قلم دوات کے ساتھ تبدیلی کی جا سکتی ہے اور ہم اپنا sectors promote کر سکتے ہیں۔ چونکہ میرا تعلق agriculture sector سے ہے تو میں نے اپنے منسٹر ایگریکلچر سے سوال کیا تھا کہ کیا ہمارے پاس labs ہیں؟ کیونکہ دوائیوں کو چیک کیسے کرنا ہے کہ یہ دوائی اصلی ہے یا نقلی ہے۔ ہمارے پاس ایک incident ہوا تھا جب پنجاب کارڈیالوجی میں 2 دوائیاں mix ہو گئی تھیں۔ اُس وقت اُن کو test کروانے کے لئے باہر بھیجا گیا تھا کیونکہ یہاں testing facilities نہیں تھیں کہ ہم اپنی drugs کو test کر سکیں۔ اِن ساری چیزوں پر بات کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ کیا ہمارے پاس capability ہے to distinguish کہ یہ چیز اصلی ہے یا نہیں ہے؟ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ یہ ہمیں چاہئے ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں fiscal policy پر بات کرنا چاہوں گا۔ منسٹر فنانس نے ایک proforma دیا تھا اور اُس میں ایک سوال taxation کے بارے میں تھا کہ کیا tolls بڑھائے جائیں؟ میں suggest یہ کروں گا کہ tax کا مطلب بھار ڈالنا ہوتا ہے۔ بھار اگر گدھے پر بھی ڈالیں گے تو اُس کو پسند نہیں آئے گا۔ اصل چیز یہ ہوتی ہے کہ آپ fees against services deliver کریں تو لوگ دینے کو بھی تیار ہوں اور خاص طور پر جب service بھی ٹھیک ہو۔ انہوں نے کہا کہ سڑکوں پر tolls بڑھائے جائیں۔ آپ ضرور بڑھائیں لیکن اچھی سڑک ہو تو بے شک tolls بڑھا دیں اور اگر ٹوٹی ہوئی سڑک ہو تو اس کو abolish کر دیں۔ اگر آپ against service delivery fee charge کریں گے تو لوگ دینے کو بھی تیار ہوں گے اور اُس کی سب سے بڑی مثال آپ کے پاس موٹروے ہے۔ وہ روز toll بڑھا دیتے ہیں لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی protest کر رہا ہو کیونکہ ایک service available ہے آپ اُس کو perceive کرتے ہیں کہ یہ سروس میرے لئے ٹھیک ہے اور آپ چُپ کر کے پیسے دے دیتے ہیں کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ ہمارا سفر safe ہوگا، گاڑی خراب نہیں ہوگی، کھڈے نہیں ہوں گے جس سے ایکسیڈنٹس کا چانس کم ہوتا ہے۔ جب آپ اچھی سروس دیں گے اور اس کے against آپ fee charge کریں گے تو لوگ دے دیں گے لیکن جب آپ اُن پر ٹیکس لگائیں گے، بڑھائیں گے تو وہ burden feel اس لئے کریں گے کہ over time ہمارے اندر گورنمنٹ پر اعتبار نہیں رہ گیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ ہمارا پیسا ضائع کر دیتی ہے۔ یہ ایک issue ہے اور ایک reality ہے۔ لوگ ٹیکس دینے سے گھبراتے ہیں لیکن اگر آپ fee against service charge کر رہے ہیں جو اچھی اور visible ہے تو پھر لوگ دیں گے۔ کوشش کریں کہ ٹیکس سے ہٹ کر فیس کی طرف آئیں تاکہ لوگ دینے کے لئے تیار ہوں اور چیزیں نظر بھی آنی شروع ہو جائیں۔

جناب سپیکر! میں تھوڑی سی بات سوشل ویلفیئر کے معاملات پر کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے ایجوکیشن ہیلتھ کیئر اور سوشل سکیورٹی کے معاملات ہیں۔ اس کے اندر اس وقت جو سب سے crucial چیز quantity against quality ہے۔ آپ بات کر رہے ہیں کہ ٹیچر کی ٹریننگ ہونی چاہئے۔ ہمارے پاس مسائل اس سے بھی بہت زیادہ ہیں۔ ہمارے پاس تو ٹیچر ہی نہیں ہیں۔

ٹریننگ تو آپ اُس وقت کریں گے جب ٹیچرز ہوں گے۔ چنیوٹ میں اس وقت 1200 ٹیچرز short ہیں اور تقریباً ڈیڑھ سو ٹیچرز جون تک ریٹائر ہو رہے ہیں۔ اُن کی retirement کی وجہ سے ہمارے سکول بند ہو رہے ہیں۔ ہمیں تھوڑا سا perception change کرنا پڑے گا کہ پہلے ضروریات پوری کریں پھر اُن کو بہتر کریں وہ بھی ضروری ہے لیکن جو quantity کے issues ہیں ان کو بھی ختم کیا جائے۔ ہیلتھ سیکٹر میں بھی ہمارے پاس لوگ کم ہیں پورے نہیں ہیں۔ ہم پچھلے کئی سالوں سے نئے educators بھرتی نہیں کر سکے، سکول بند ہو رہے ہیں اور لوگ پرائیویٹ سیکٹر کے سکولوں کو استعمال کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ میری suggestion ہو گی کہ اس حوالے سے پالیسی میں اس چیز کو بھی دیکھا جائے۔

جناب سپیکر! ہم نے infrastructure, transportation, energy, communication and works کو develop کرنا ہے اس کے بغیر آپ کا کام نہیں چل سکتا لیکن یہ performance based ہونے چاہئیں۔ پہلے آپ کے پاس public transportation ہوتی تھیں، ہم بچپن میں دیکھتے تھے کہ double-decker بسیں ہوتی تھیں ہم نے اُس میں سفر بھی کیا ہوا ہے۔ ہمارا گھر اٹیکن روڈ پر ہوتا تھا وہاں سے چل کر ہم ایچی سن double-decker بسوں میں جایا کرتے تھے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ چیزیں ختم ہوتی گئی ہیں اور لوگ personal transportation پر آ گئے۔ ہم phenomenon میں isolated نہیں ہیں۔ میں نے Seoul میں دیکھا ہے کورئین ہاؤس کوریا کے اندر dedicated roads ہیں جس پر صرف موٹر سائیکل چل سکتی ہیں اور وہاں موٹر سائیکلوں کا ایک سمندر ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی ضروریات کے مطابق، حالات کے مطابق چیزوں کو دیکھنا ہے۔ میں یہ request کروں گا کہ اس کے اندر performance based چیزیں دیکھی جائیں اور جو reality ہے اس کو دیکھا جائے۔ آپ بسیں چلائیں گے لیکن سڑک پر بس چلانے کی جگہ تو ہوتی نہیں، ایک طرف موٹر سائیکل دوسری طرف چنگ چی رکشہ ہوتا ہے تو بسیں چلائیں گے کہاں؟ سڑکوں پر ایک دیوار ہو اور ایک دیوار دوسری طرف ہو اس لئے آپ اُن موٹر سائیکلوں کے لئے dedicated roads بنا دیں تا کہ flow of traffic برقرار رہے۔

جناب سپیکر! میں economic reforms کے بارے میں یہ کہوں گا کہ اس کے لئے آپ کو structural reform چاہئے کیونکہ آپ نے economic efficiency boost کرنی ہے، competitiveness create کرنی ہے۔ اس کے لئے سب سے lacking چیز جس

کا بار بار ذکر بھی ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی documentation of economy بہت کمزور ہے۔ ہمیں اندازہ ہی نہیں ہے کہ ہماری economy کی actual situation کیا ہے، ہم grey market میں چل رہے ہوتے ہیں۔ Documentation of economy صرف فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ہمیں ہر جگہ اِس کی ضرورت ہے۔ کل میونسپل کمیٹی کے اندر پٹرول اور دوسری چیزوں میں pilferage ہو رہا تھا تو اس کے لئے بہت سارے طریقے ہوتے ہیں۔ اُس وقت میں نے suggest کیا تھا کہ آپ اُن کو debit card دے دیں اور وہ اُس کارڈ سے پٹرول ڈلوایا کریں۔ اِسی طرح کوشش کریں کہ electronic money کا استعمال زیادہ ہو تاکہ documentation بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں اب بات inclusive growth کی کرنا چاہوں گا۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس income inequality ہے۔ امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اسی طرح جو regional desperation ہے، یہاں ساؤتھ پنجاب کی بات ہوتی ہے، جو لوگ ہم سے دور بیٹھے ہیں یا مشکل علاقوں میں بیٹھے ہیں تو اس کے لئے جو plans ہیں وہ demographics پر base کرنے ہیں۔ آپ demographics کو study کریں اور دیکھیں کہ کتنی آبادی دور دراز علاقوں میں ہے، وہاں communication issues کیا ہیں۔ اگر اس چیز کو بہتر طریقے سے دیکھا جائے تو we can do better.

جناب سپیکر! اب میں international corporation کی بات کروں گا۔ ہم نے دیکھنا ہے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اس وقت global economic trends ہیں۔ ہمیں opportunities اور collaboration trade کو دیکھنا ہے۔ اس وقت ہمیں گندم کا مسئلہ آ رہا ہے۔ جو trends ہیں، اس وقت wheat ہر جگہ struggle کر رہی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمارے معاملات ضرور ہیں لیکن جو global issues ہیں ان کو ہم نے study بھی کرنے ہیں۔ اِس وقت امریکہ کے اندر bumper crop ہے وہ لوگ بھی suffer کر رہے ہیں اور دوسری markets down ہیں۔ یہ چیزیں matter کرتی ہیں at some level یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم in isolation اپنا وقت گزار دیں۔ We are in a global village ہمیں یہ دیکھنا پڑتا ہے اور اسی کے اندر opportunities بھی ہیں۔ اس وقت environmental issues کو دنیا میں بہت زیادہ priorities دی جا رہی ہیں۔ اس میں ہم بہت

مسائل face کر رہے ہیں۔ انہوں نے recognize کیا ہے کہ آپ کے پاس flooding, extreme weather, harsh conditions develop ہو رہی ہیں۔ یہ انٹرنیشنل overtime چیزیں چلتی رہی ہیں تو اُن کو بھی study کیا جا رہا ہے لیکن ہمیں اُن کے ساتھ ملنا چاہئے اور جو trade with the neighbors ہے، ابھی یہی مسئلہ ہمارا گندم کا ہے۔ We have to see کہ کیا opportunities ہیں کیا ہم افغانستان کے ساتھ ٹریڈ کر سکتے ہیں؟ ایران کے تو مسائل ذرا زیادہ گھمبیر ہیں لیکن چلیں وہ ایک بڑا issue ہے اور ہماری federal level کی باتیں ہیں لیکن ہم in isolation function نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد میں یہ کہوں گا کہ ان سارے مسائل کے باوجود ہماری ایک بڑی dynamic اور visionary leadership ہے۔ ہماری چیف منسٹر صاحبہ اس وقت بہت energetic ہیں ان کا vision ہے she wants to do good تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان کو ایک اچھا balanced budget مہیا کریں جس کے ساتھ وہ اپنا کام آسانی سے کر سکیں تاکہ ان کی ساری توجہ پھر اس بات پر نہ رہے کہ اب ضمنی بجٹ کب پیش ہونا ہے تو میں امید کرتا ہوں کہ ہم تھوڑی سے محنت اور input سے کچھ فرق ڈال سکیں۔ باقی اللہ پاک کے پاس چیزیں ہوتی ہیں جو آنے والا وقت ہوتا ہے لیکن ہماری تیاری ہونا باقی ہے اور میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اتنا ٹائم دیا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شاہ صاحب! شکریہ۔ جناب شیر علی خان صاحب!۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں۔ جناب حسن عسکری شیخ صاحب!

جناب حسن عسکری شیخ: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر بولنے کا موقع عطا فرمایا۔ جیسے ابھی شاہ صاحب نے فرمایا کہ بجٹ planning کا ایک بہت بڑا عنصر ہے۔ اگر ہم بہتر planning کر لیں تو اپنے آنے والے وقت میں آسانیاں پیدا کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے یہاں wheat پر بڑی سیر حاصل گفتگو بھی ہوئی اور بڑی بحث بھی ہوئی لیکن میری نظر میں یہ بنیادی طور پر planning کا failure ہے کہ ہمارے planners نے آنے والے وقت کے لئے یہ foresee نہیں کیا کہ ہمارا زمیندار اور کاشتکار کتنا capable ہے اور اس کی محنت کا صلہ ہم نے اسے کیسے دینا ہے۔ اس کے لئے ہم نے plan نہیں

کیا۔ اس کے لئے budgetary provisions نہیں رکھیں جس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ مشکل دن ہمیں دیکھنا پڑھ رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق پنجاب کے پسماندہ ترین علاقے سے ہے میں چولستان چنی گوٹھ کلاب کا نمائندہ ہوں جو پنجاب کا پسماندہ ترین علاقہ ہے۔ ہمارے علاقے میں تعلیم، صحت، ایگریکلچر، اریگیشن اور infrastructure کے بے پناہ مسائل ہیں۔ میں اس پری بجٹ سیشن میں یہ تجویز دینا چاہوں گا کہ ہمارے علاقے کے حوالے سے اور ساؤتھ پنجاب کے حوالے سے ان سیکٹر پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جنوبی پنجاب کا یہ پسماندہ ترین علاقہ جو کہ چولستان کہلاتا ہے جو کہ چنی گوٹھ کلاب کہلاتا ہے اس علاقے میں تعلیم کے بہت بڑے مسائل ہیں۔ چولستان ایک بہت hard terrain والا علاقہ ہے جہاں پر آمد و رفت کے ذریعے بہت مشکل ہیں۔ میں چاہوں گا کہ یہاں تعلیم پر خصوصی توجہ دینی چاہئے، یہاں پر زیادہ سکولز بنائے جانے چاہئیں اور یہاں پر موبائل سکولز دینے چاہئیں جو کہ مختلف آبادیوں میں جا کر وہاں کے بچوں کو تعلیم دے سکیں۔ یہاں پر ایک نیا concept موبائل سکولوں کی صورت میں حکومت کو ضرور introduce کرانا چاہئے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین جناب محمد عبداللہ وڑائچ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، حسن عسکری!

جناب حسن عسکری شیخ: جناب چیئرمین! اسی طرح میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہوں گا کہ پچھلے دور میں پرائم منسٹر میاں محمد نواز شریف نے چنی گوٹھ میں گرلز ڈگری کالج کا اعلان کیا تھا اور اس کا notification بھی جاری کیا تھا لیکن باوجود اس notification پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ میں اس دفعہ گزارش کروں گا کہ موجودہ بجٹ میں اس notification پر عمل کرنے کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں اور چنی گوٹھ میں گرلز کالج کی تعمیر کی provision اس بجٹ میں لازمی رکھی جائے۔ میں گزارش کروں گا کہ ہمارے چولستان کے دور دراز علاقوں میں تعلیم حاصل کرنے میں جو مشکلات ہیں انہیں دور کرنے کے لئے چولستان میں گرلز ڈگری کالج بھی بنانے چاہئیں۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے اس دور اُفتادہ علاقے میں ہیلتھ کے بڑے مسائل ہیں۔

صحت کے بہت زیادہ مسائل ہیں۔ ہمارے پاس health facilities نہ ہونے کے برابر ہیں وہاں پر health facilities اور پینے کا پانی صاف نہ ہونے کی وجہ سے صحت کے بہت مسائل ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس بجٹ میں ہمارے لئے اور ہمارے اس علاقے کے لئے پینے کے پانی کے جو وسائل ہیں وہ بڑھائے جائیں اور واٹر فلٹریشن پلانٹس تقریباً ہر یونین کونسل میں دو دو تین تین لگانے چاہئیں تاکہ وہاں کے علاقے کے لوگ صاف پانی تو پی سکیں۔ اس علاقے میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے گردوں، دل، diabetes، آنکھوں اور آنتوں کے بے پناہ مسائل ہیں میں چاہوں گا کہ چنی گوٹھ آر ایچ سی میں ایک dialysis unit تعمیر کرنے کے لئے provision رکھی جائے تاکہ وہاں کے لوگ اپنی کوالٹی آف لائف بہتر کر سکیں۔ اسی طرح موبائل ہیلتھ یونٹ چولستان میں ہونے چاہئیں کہ وہاں کی آبادی کے لئے کچھ آسانیاں دے سکیں تاکہ وہ بہتر طور پر ایک بہتر کوالٹی آف لائف گزار سکیں۔

جناب چیئرمین !اس کے علاوہ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ہمارے اس علاقے میں اس وقت موسمی تغیرات کی وجہ سے اریگیشن میں بہت مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ پانی ایک بہت نادر commodities کے طور پر سامنے آرہا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم تمام نہریں اور کھالا جات پکے کریں تاکہ ہم پانی کا optimum use کر سکیں۔ اس کے لئے میں گزارش کروں گا کہ اس بجٹ میں خصوصی provision رکھی جائیں تاکہ آنے والے وقت میں ہم اس اللہ تعالیٰ کے اس نادر تحفے سے صحیح طور پر فیض یاب ہو سکیں اور ہمارے علاقے کے جو زمیندار ہیں وہ انتہائی غریب ہیں وہ پانی کی cost اور واپڈا کے بلز ادا نہیں کر سکتے۔ وہ اپنے پیٹر پمپس چلا کر ڈیزل پھوک کر اپنے کھیتوں کو پانی نہیں لگا سکتے تو اس کے لئے میں عرض کروں گا کہ سولر پمپس کی ایک سکیم لے کر آنی چاہئے تاکہ اس بجٹ میں جو غریب کاشتکار ہے اسے سولر پمپس دیئے جا سکیں تاکہ وہ اپنے آبپاشی کے مسائل کا کوئی حل نکال سکیں۔

جناب چیئرمین !میں آخر میں ہمارے جو مواصلاتی وسائل اور مسائل ہیں ان کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ اس علاقے میں رابطہ سڑکیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس علاقے میں تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ساؤتھ پنجاب کے لئے خصوصی طور پر چولستان کے لئے ایک خصوصی پیکج دیا جانا چاہئے تاکہ جہاں پر رابطہ

سڑکیں،farm to market roads،منڈی تک جانے کے لئے وسائل پیدا ہوں اور کاشتکار آسانی سے اپنی پیداوار کو منڈی تک پہنچا سکے اور اس کے یہ وسائل اور مسائل حل کرنے چاہئیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ میری ان تجاویز کو آنے والے بجٹ کا حصہ بنانا چاہئے تاکہ اس علاقے کے لوگوں کی زندگیاں آسان ہو سکیں۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر بولنے کا موقع دیا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جناب حسن عسکری صاحب! آپ کا بھی شکریہ۔ سید مدد علی شاہ صاحب! آپ پانچ منٹ میں اپنیspeechمکمل کریں جیسا کہ مجھے کہا گیا ہے۔

سید مدد علی شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب دے حکم دی تعمیل ہوئے گی۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ لالہ موسیٰ ضلع گجرات تحصیل کھاریاں دا اک شہر اے، لاہور راولپنڈی جی ٹی روڈ تے واقع اے نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے تقریباً لالہ موسیٰ شہر دے جی ٹی روڈ دی جیہڑی حدود دے 3 کلومیٹر اُتے سٹریٹ لائٹس لائیاں نیں مہربانی فرما کے این ایچ اے اتھارٹی دے افسران نوں ہدایت کیتی جائے کہ او سٹریٹ لائٹس پچھلے کافی سالاں تو بند پئیاں نیں اُہ جلائیاں جاون اور شہر دی حدود دے اندر نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے جی ٹی روڈ دے دونوں اطراف گندے پانی دی نکاسی واسطے نالے بنائے نیں جیہڑے تہہ توں لے کہ آخری سرے تک گندگی نال بند نیں نیشنل ہائی وے اتھارٹی دے افسران نوں ہدایت کیتی جاوے اُہ نالے صاف کروائے جاون۔ نمبر 2 اساتذہ دی سکولاں وچ کمی اے۔۔۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب چیئرمین: جی، مدد علی شاہ صاحب!

سید مدد علی شاہ: جناب چیئرمین! میرے حلقے توں ہر روز لوگ آ کے شکایت کر دے نیں کے شاہ جی فلاں پرائمری سکول وچ اساتذہ دی کمی اے، فلاں مڈل سکول وچ اساتذہ دی کمی اے تے جناب دی وساطت نال وزیر اعلیٰ صاحبہ آگے میری درخواست ہے کہ اساتذہ دی کمی پوری کرن واسطے نئی بھرتی کیتی جاوے اور تبادلیاں تے پابندی دا خاتمہ کیتا جاوے۔ جناب دا شکریہ ادا کرناہاں کہ تُساں وقت دیتا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ آمنہ پروین!

محترمہ آمنہ پروین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اپنے قائد محترم میاں محمد نواز شریف کا، اپنے پرائم منسٹر میاں محمد شہباز شریف کا اور چیف منسٹر پنجاب محترمہ مریم نواز شریف اور اپنی تمام لیڈرشپ کی شکر گزار ہوں انہوں نے مجھے اس ہاؤس میں آ کر 12 کروڑ عوام کو represent کرنے کا موقع دیا۔

جناب چیئرمین! آج کی جو ہماری Pre-Budget discussion ہے وہ بڑی important ہے کیوں کہ کوئی بھی ریاست، کوئی بھی ملک وہاں پر عوام کی فلاح و بہبود کے لئے welfare state جسے ہم کہیں گے اُس کے لئے دو تین sectors بڑے important ہیں اُس میں ہمارا food کا sector ہے، ہمارا ہیلتھ کا sector ہے، ہمارا ایجوکیشن کا sector ہے۔ Pre Budget discussion اس لئے بھی بہت important ہے کہ ہم لوگوں نے اس میں suggestions دینی ہیں کہ جو بجٹ آئے وہ عوام دوست بجٹ ہو وہ balance budget ہو تاکہ کوئی بھی sector neglect نہ ہو اور health sector سے متعلق مناسب بجٹ موجود ہو، اور proposals بھی موجود ہوں تاکہ properly اُن sectors میں کام کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! ہمارا جو food کا محکمہ ہے اس میں بہت ضروری چیزیں ہیں کہ food عوام کی basic ضرورت ہے کہ عوام کو جو خوراک ملے اُس میں گندم ہے، سبزیاں ہیں اور fruits ہیں جو ضروریات زندگی ہے جن کی آپ کو زندہ رہنے کے لئے ضرورت ہے۔ وہ ایک تو آپ کو quality wise اچھی ملیں second thing اُس کی excess آپ تک ہو کہ آپ اُنہیں خرید سکتے ہوں۔ آج سے پانچ دس سال پہلے Price Control Committees جو بڑی فعال تھیں اور ہر ڈسٹرکٹ میں even ہر یونین کونسل میں اُس کے ممبرز جو عوام کے representatives ہیں اُن committees کا حصہ ہوتے تھے وہ Price Control Committees بڑی فعال تھیں۔ آج اگر ہم بڑے stores پر چیزیں لینے کے لئے جاتے ہیں تو وہاں پر اُن کی price اور جو چھوٹے کریانہ سٹورز ہیں اُن کی price، اسی طرح سبزیوں کے rates ہیں، آپ کے جو گلی محلے میں لوگ بیچنے کے لئے آتے، جو آپ کو سڑکوں پر یا مارکیٹ میں، منڈی میں چیزیں ملتی ہیں یہ بڑی ضروری

چیزیں ہیں کہ آپ ان کو دیکھیں اُن کو چیک کریں کہ اُن کی control prices ہوں۔ ایک ہی price پر اگر ایک چیز deliver ہو رہی ہے price list daily نکل رہی ہے تو doorstep پر بھی چیزیں آپ کو اُسی rates پر ملنی چاہئیں۔

second thing جو بڑی important چیز ہے کہ فوڈ میں ہی صاف پانی شامل ہے ہماری چیف منسٹر پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کا بڑا اچھا ویژن ہے اس سے پہلے بھی صاف پانی کے جو plants لگے ہیں اُس پر بھی بجٹ ضروری ہے کیوں کہ بہت ساری بیماریاں ہمیں اس سے صاف پانی نہ ہونے سے ہوتی ہیں۔ سیوریج کا سسٹم جس پر کافی کام ہوا ہے لیکن even then ہمیں بہت ضرورت کہ سیوریج کے سسٹم کو بہتر کر سکیں اور جہاں صاف پانی اور گندا پانی mix ہونے کی وجہ سے بیماریاں ہیں وہاں صاف پانی کے plants ہر دہلیز، ہر گاؤں میں چیف منسٹر صاحبہ کا ویژن ہے کہ وہ لگوائیں گی اُس کا بجٹ ضرور زیادہ ہونا چاہئے۔ اس کے بعد ہماری wheat storage ہے last tenure میں بھی بہت complaints تھیں کہ جو گندم ہم نے گوداموں میں سٹور کی ہے وہ گلی سڑی گندم تھی اُس کی صحیح proper storage نہیں ہو سکی تھی، وہ خراب ہونے کی وجہ سے کیڑا پڑی ہوئی گندم کا جب آٹا بن کر مارکیٹ میں آیا تو اُس کی بہت complaints آئیں، proper storage نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں خراب گندم کا آٹا کھانے کو ملا۔ اس دفعہ بہت اچھی گندم کی فصل ہوئی ہے الحمدللہ بارشیں ہونے کا بھی لگ رہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے بالکل خاص کرم کیا کہ بارشیں تھوڑے ٹائم کے لئے delay کر دیں کہ ہم گندم کو کاٹ کر سنبھال سکیں۔ 3900 روپے rate بڑا reasonable ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے پاس امپورٹ شدہ گندم بھی موجود تھی لیکن بہرحال کسان accommodate ہوا ہے۔ اب اگر یہ کہیں کہ نہیں جی کسان کو اس کی صحیح پرائس نہیں ملی، تو پرائس ملی ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کسان کے لئے سپرے اور کھاد کی prices بھی کم ہونی چاہئے۔ شروع میں ایک issue discuss ہوا کہ مارکیٹ میں جعلی سپرے موجود ہیں جس کا کوئی اثر نہیں تو ان کو ہم چیک نہیں کر سکتے تو ایسی ادویات کے لئے لیبارٹریز کا قیام بہت ضروری ہے۔ فوڈ کے بعد ہیلتھ ہمارا بہت important sector ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ wind up کریں کیونکہ نماز جمعہ کا بھی وقت ہونے والا ہے۔

محترمہ آمنہ پروین: جناب سپیکر! Definitely health کا food کے ساتھ concern ہے کیونکہ اگر اچھی خوراک available ہوگی تو صحت بہتر ہوگی اس حوالے سے organic food and kitchen gardening کو promote کیا جائے تاکہ ہم لوگ آرگینک سبزیاں گھروں میں اُگا سکیں تو اس طرح آپ کی health definite بہتر ہوگی۔ ہیلتھ سیکٹر میں دو تین چیزیں بہت important ہیں آپ کے جو گورنمنٹ اور پرائیویٹ ہسپتال ہیں اگر ان کا موازنہ کریں تو ان میں دو تین چیزوں کا بہت different ہیں کہ آپ کے جو گورنمنٹ ہسپتال ہیں وہاں پر latest machinery available نہیں ہے، سٹاف کی بھی کمی ہے دوسرا وہاں ایم۔ایس، ڈاکٹرز اور سینئر ڈاکٹرز کی properly availability نہیں ہے اگر یہ facilities available کر دی جائیں تو گورنمنٹ ہسپتال میں بھی مریض بڑے اچھے طریقے سے look after کئے جاسکتے ہیں۔ ہمارا ایجوکیشن کا سیکٹر بہت important ہے۔ ایجوکیشن کے حوالے سے ہمارے پاس ٹیچرز، سٹاف اور سکولز کی کمی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ٹیچرز کی teaching performance کو بھی enhance کرنے کی بہت ضرورت ہے کیونکہ ٹیچرز کو پتا ہو تو ان کی سیلری ہماری performance کے ساتھ connect ہوگئی ہے، 50 فیصد ان کو ان کی سیلری ویسے ہی ملے لیکن باقی کی 50 فیصد سیلری ان کو ان کی پرفارمنس کو دیکھتے ہوئے ملنی چاہئے تو پھر وہ وقت پر آئیں گے اور سٹوڈنٹس کو وقت بھی دیں گے تو بچوں کو ٹیوشن یا اکیڈمی کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب چیئرمین: اب محترمہ سومیہ عطا اپنی بات کریں۔

محترمہ سومیہ عطا: جناب چیئرمین! میں ایک زرعی علاقہ ضلع لیہ سے تعلق رکھتی ہوں۔ آج کل کسان کے حوالے سے جو burning issue چل رہا ہے۔ کسان کی مشکلات میں بہت اضافہ ہوگیا ہے اور کسان جگہ جگہ احتجاج کرتے نظر آرہے ہیں تو میں expect کرتی ہوں کہ اس floor پر ان کے مسئلے کا حل نکالا جائے گا اور ہم سب مل کر ان کے لئے کوئی ایسا حل تلاش کریں کہ ان کی پریشانی کم ہو جائے۔

کسان کے لئے، مزدور کے لئے سوچو
جو سوچنا ہے تو جمہور کے لئے سوچو

جناب چیئرمین! اگر آج ہم کسان کے لئے نہیں سوچیں گے اور اس کو subsidize نہیں کریں گے اور اس کو ریلیف نہیں دیں گے تو پاکستان جو کہ ایک زرعی ملک ہے پھر پتا نہیں کتنا عرصہ اس نقصان کا خمیازہ بھگتے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اب جناب امجد علی جاوید اپنی بات کریں۔ ایک بجے ہم نے windup کر دینا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اگر ایک بجے آپ نے wind up کر دینی ہے تو مجھے ویسے جواب دے دیں میں بیٹھ جاتا ہوں کیونکہ پانچ منٹ میں، میں نے کیا بات کرنی ہے یا کیا تجاویز دینی ہیں تو آپ مجھے next day بات کرنے کا موقع دے دیں لہٰذا اب آپ کسی دوسرے speker کو floor دے دیں کیونکہ میں پانچ منٹ کے لئے بات نہیں کرنا چاہتا۔

جناب چیئرمین: اب محترمہ شگفتہ فیصل اپنی بات کریں۔

محترمہ شگفتہ فیصل: السلام علیکم۔ جناب چیئرمین! میں آج speech نہیں کروں گی لیکن میری ایک request ہے جو میں اس آپ کے توسط سے پہنچانا چاہتی ہوں کہ میں ایک ایسی تحصیل سے تعلق رکھتی ہوں جو نا صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان کی بہت بڑی تحصیل دیپالپور ہے، ابھی جو گندم کے حوالے سے burning issues چل رہے ہیں اس پر ذرا غور کیا جائے کیونکہ ہماری سی ایم صاحبہ بہت energetic ہیں اور اچھا کام کر رہی ہیں میرے خیال میں اس دور حاضر میں وہ مجھے ایک ساحرہ سے کم نہیں نظر آتیں تو براہ کرم کسانوں کے مسائل کو فی الفور حل کرنا چاہئے اور ان کی demands کو پورا کرنا چاہئے ان کے ساتھ negotiation کرنی چاہئے اور کوئی درمیانی راستہ اختیار کیا جائے جس سے کسان اور حکومت دونوں کو ریلیف مل سکے۔

جناب چیئرمین: سی ایم صاحبہ تو اب آئی جی بھی بن گئی ہیں اور وہ پولیس کے یونیفارم میں ماشاءاللہ بہت smart لگ رہی تھیں۔

محترمہ شگفتہ فیصل: جناب چیئرمین! ان میں اتنی ability ہے کہ وہ آئی جی بھی بن سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: سی ایم صاحبہ تو real میں آئی جی لگ رہی تھیں اور ماشاءاللہ بہت smart بھی لگ رہی تھیں۔ شکریہ۔

محترمہ شگفتہ فیصل: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ اگر ہماری پارٹی کے قائدین کے پراجیکٹس کو اگر ملک سے نکال دیا جائے تو ہمارے ملک میں زیرو فیصد کام بھی نہیں ہوئے ہیں، یہ انہی قائدین کی بیٹی ہے انہی کے نام کو لے کر آگے چلے گی اور ہمارے ملک کا نام مزید روشن کریں گی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: ہماری طرف سے بھی ان کو ضرور مبارکباد دیں۔ اب محترمہ قدسیہ بتول اپنی بات کریں وہ موجود نہیں ہیں، جناب اسامہ فضل صاحب بات کریں وہ بھی موجود نہیں ہیں لہٰذا اب منصور اعظم سندھو صاحب بات کریں۔ منصور صاحب! آپ کے پاس وقت کم ہے تو آپ بھی Monday والے دن بات کرلیں۔

جناب منصور اعظم: جناب چیئرمین! میں نے صرف دو منٹ ہی بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔

جناب منصور اعظم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! پچھلے دو دن سے کسان کا نہایت pressing issue ہے جس پر ہم ہاؤس میں debate بھی سن رہے ہیں، کل ہم نے متعلقہ منسٹر صاحب کی بات بھی سنی لیکن جو اس مسئلے کی root cause ہے اس کے بارے میں بہت کم بات سننے میں آئی ہے وہ cause یہ ہے کہ جو گندم امپورٹ کی گئی اس گندم کو امپورٹ کرنے کی اجازت کن لوگوں نے دی ہے جبکہ بظاہر یہ چیز نظر آرہی تھی کہ bumper crop ہونے جارہی ہے باوجود اس کے گندم امپورٹ کرنے کی اجازت دینا اور کروڑوں لوگوں کے ذریعہ معاش کو داؤ پر لگا دینا اس کے بارے میں ہم آخر کس سے پوچھیں لہٰذا ان لوگوں کی identification ہونی چاہئے؟ آج بھی وہ لوگ بڑے بڑے عہدوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس حوالے سے ایک انکوائری ہونی چاہئے تاکہ ان جیسے لوگوں کا جو کہ دفاتر میں بیٹھ کر اپنے آپ کو ارسطو سمجھتے ہیں ان کا احتساب ہو سکے کیونکہ انہوں نے عوام کا future jeopardy میں ڈال دیا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ ہمارے GDP میں 23 فیصد فنڈ زراعت کے شعبے کو سپورٹ کرتے ہیں اور ایگریکلچر سیکٹر جو کہ ایک بہت بڑا سیکٹر ہے اس کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے تو ہم اس بات کا رونا روتے رہے کہ گندم کا ریٹ 3900 روپے فی من کر دیا گیا ہے اور اب 3900 روپے فی من ریٹ پر بھی procurement نہیں کی

جا رہی ہے اور کسان اپنی گندم رکھ کر بیٹھا ہوا ہے اور سارے سال کا ان کا خرچہ اسی گندم سے نکلتا ہے۔ اگر کسان کو معاش نہیں ملے گا تو آپ کا جتنا بھی rural economic setup ہے وہ سارے کا سارا disturb ہو جائے گا۔ کسان کے ساتھ جو مزدور ہے، مزدور کی بھی روزی کسان کے ساتھ جڑی ہوئی ہے اس فیصلے کے بعد آپ کا جتنا rural economic setup ہے وہ سارے کا سارا disturb ہوا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ان لوگوں کے خلاف ایک high level inquiry ہونی چاہئے جنہوں نے گندم امپورٹ کرنے کی اجازت دی ہے۔ دوسرا آج کل ایک pressing issue line loses کا ہے، line loses کی وجہ سے واپڈا کے پیچھے FIA کو لگا دیا گیا ہے، آپ بالکل محکمے کے خلاف action لیں یہ اچھی بات ہے کیونکہ محکمہ واپڈا کی ملی بھگت سے illegal connections لگتے ہیں اور line loses بھی ہوتے ہیں لیکن جو end consumer ہے اس کا کیا گناہ ہے؟ ایف آئی اے والے لاکھوں کی تعداد میں بجلی کے کنکشنز کاٹ کر چلے گئے ہیں۔ اب وہ کنزیومر جو پہلے سے ہی overcharging کی وجہ سے مرا ہوا ہے اور مزید ان کے کنکشن بھی کاٹ دیئے گئے ہیں۔ پہلے وہ بے چارے رشوت دے کر اپنے میٹر لگوائیں پھر overcharging کے بل دیں، اس کے بعد ان کے میٹر بھی کاٹ دیئے جائیں لیکن کوئی سننے والا ہی نہیں ہے۔میری اس معزز ایوان سے گزارش ہے کہ یہاں سے یہ سفارش کی جائے کہ محکمے کے وہ لوگ جنہوں نے یہ غیر قانونی کنکشن لگائے ہیں ان کے خلاف بالکل ایف آئی آرز درج کریں اور ان کے خلاف action لیں لیکن end consumer کو کچھ relief دیا جانا چاہئے۔

جناب چیئرمین! چونکہ یہاں روز روز بات کرنے کا موقع نہیں ملتا لہٰذا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں تاکہ میری بات ریکارڈ کا حصہ بنے کہ سرکاری عہدے ہوں یا سیاسی عہدے ہوں جب تک ان عہدوں پر تعیناتی کی بنیاد دیانتداری اور اہلیت کو نہیں بنایا جائے گا تو آپ کسی بھی بہتری کی امید چھوڑ دیں۔ اس وقت تک کوئی بہتری نہیں آنی جب تک آپ نے دیانتدار اور قابل لوگوں کو ان سیٹوں پر نہیں پہنچانا اور جب تک ہم نے اپنے من پسند لوگوں کو ان عہدوں پر لگانا ہے تو اس ملک میں بہتری آنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 29- اپریل 2024 دوپہر 2.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔